سُوْرَةُ النِّسَاء کی تفسیر

Lesson 4: An-Nisa (Ayaat 24-28): Day 11

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ

وَّ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ	كِتٰبَ	اللّٰهِ
اور	بیاہی ہوئی	میں سے	عورتوں	مگر	جن کے	مالک ہوئے	داہنے ہاتھ تمہارے	لکھ دیا	اللہ نے

اورشوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آ جائیں (یہ حکم) اللہ نے تم کو

عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

عَلَيْكُمْ	وَ	اُحِلَّ	لَكُمْ	مَّا	وَرَآءَ	ذٰلِكُمْ	اَنْ	تَبْتَغُوْا	بِاَمْوَالِكُمْ
اوپر تمہارے	اور	حلال کیا گیا	واسطے تمہارے	جو کچھ	سوائے	اس کے ہے	یہ کہ	طلب کرو	بدلے اپنے مالوں کے

لکھ دیا ہے۔ اور ان (محرمات) کے سوا اور عورتیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

مُّحْصِنِيْنَ	غَيْرَ	مُسٰفِحِيْنَ	فَمَا	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهٖ	مِنْهُنَّ	فَاٰتُوْهُنَّ
قید میں رکھنے والے	نہ	پانی ڈالنے والے	پس جو مال کہ	فائدہ اٹھایا ہے تم نے	بدلے اس کے	ان میں سے	پس دو ان کو

سے نکاح کر لو بشرطیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ شہوت رانی۔ تو جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان

اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ

اُجُوْرَهُنَّ	فَرِيْضَةً	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	تَرٰضَيْتُمْ	بِهٖ
جو مقرر کیا ہے واسطے انکے	موافق مقرر کے	اور	نہیں	گناہ	اوپر تمہارے	بیچ اس چیز کے کہ	رضامند ہو تم	ساتھ اسکے

کا مہر جو مقرر کیا ہو ادا کر دو۔ اور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کر لو تو تم پر

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

مِنْۢ بَعْدِ	الْفَرِيْضَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا	وَ	مَنْ	لَّمْ	يَسْتَطِعْ
پیچھے	مقرر کرنے کے	بیشک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا	اور	جو کوئی	نہ	رکھے

کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿۲۴﴾ اور جو شخص تم

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ

مِنْكُمْ	طَوْلًا	اَنْ	يَّنْكِحَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْمُؤْمِنٰتِ	فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ
تم میں سے	مقدور	یہ کہ	نکاح کرے	بیبیوں	ایمان والیوں سے	پس اس چیز سے	کہ	مالک ہوئے ہیں

سے مومن آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے

اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ ؕ

اَیۡمَانُکُمۡ	مِّنۡ	فَتَیٰتِکُمُ	الۡمُؤۡمِنٰتِ	وَ	اللّٰہُ	اَعۡلَمُ	بِاِیۡمَانِکُمۡ
داہنے ہاتھ تمہارے	سے	لونڈیوں تمہاری	ایمان والیوں سے	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ایمان تمہارے کو

جوتمہارے قبضے میں آگئی ہوں (نکاح کرلے)۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے۔

بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡکِحُوۡہُنَّ بِاِذۡنِ اَہۡلِہِنَّ

بَعۡضُکُمۡ	مِّنۡۢ	بَعۡضٍ	فَانۡکِحُوۡہُنَّ	بِاِذۡنِ	اَہۡلِہِنَّ
بعض تمہارے	سے ہیں	بعض	پس نکاح کرلو ان سے	ساتھ حکم	ان کے مالکوں کے

تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ تو ان لونڈیوں کے ساتھ ان کے مالکوں سے اجازت حاصل کر کے نکاح کرلو

وَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَیۡرَ مُسٰفِحٰتٍ

وَ	اٰتُوۡہُنَّ	اُجُوۡرَہُنَّ	بِالۡمَعۡرُوۡفِ	مُحۡصَنٰتٍ	غَیۡرَ	مُسٰفِحٰتٍ
اور	دو ان کو	مقرر ان کا	ساتھ اچھی طرح کے	قید میں رکھی ہوئیں	نہ	بدکاری کرنے والیاں

اور دستور کے مطابق ان کا مہر بھی ادا کرو بشرطیکہ عفیفہ ہوں نہ ایسی کہ کھلم کھلا بدکاری کریں

وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ

وَّ	لَا	مُتَّخِذٰتِ	اَخۡدَانٍ	فَاِذَاۤ	اُحۡصِنَّ	فَاِنۡ	اَتَیۡنَ	بِفَاحِشَۃٍ
اور	نہ	پکڑنے والیاں	چھپے یار	پس جب	نکاح میں آویں	پس اگر	کریں	بے حیائی

اور نہ درپردہ دوستی کرنا چاہیں۔ پھر اگر نکاح میں آکر بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھیں

فَعَلَیۡہِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَی الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ

فَعَلَیۡہِنَّ	نِصۡفُ	مَا	عَلَی	الۡمُحۡصَنٰتِ	مِنَ	الۡعَذَابِ	ذٰلِکَ	لِمَنۡ
پس اوپر انکے ہے	آدھا	اس چیز کا کہ	اوپر	بی بیوں کے ہے	سے	عذاب	یہ	واسطے اس شخص کے ہے کہ

تو جو سزا آزاد عورتوں (یعنی بیبیوں) کے لیے ہے اس کی آدھی ان کو (دی جائے)۔ یہ (لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی) اجازت اس

خَشِیَ الۡعَنَتَ مِنۡکُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ

خَشِیَ	الۡعَنَتَ	مِنۡکُمۡ	وَ	اَنۡ	تَصۡبِرُوۡا	خَیۡرٌ	لَّکُمۡ	وَ	اللّٰہُ	غَفُوۡرٌ
ڈرے	بدکاری سے	تم میں سے	اور	یہ کہ	صبر کرو تم	بہتر ہے	واسطے تمہارے	اور	اللہ	بخشنے والا

شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہت اچھا ہے۔ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

رَّحِيْمٌ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيُبَيِّنَ	لَكُمْ	وَ	يَهْدِيَكُمْ	سُنَنَ	الَّذِيْنَ	مِنْ
مہربان ہے	ارادہ کرتا ہے	اللہ	تاکہ بیان کرے	واسطے تمہارے	اور	ہدایت کرے تم کو	راہیں	ان لوگوں کی جو	سے تھے

مہربان ہے ﴿٢٥﴾ اللہ چاہتا ہے کہ (اپنی آیتیں) تم سے کھول کھول کر بیان فرمائے اور تم کو اگلے لوگوں

قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ

قَبْلِكُمْ	وَ	يَتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ	وَ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	اَنْ
پہلے تم	اور	پھر آئے	اوپر تمہارے	اور	اللہ	جاننے والا	حکمت والا ہے	اور	اللہ	ارادہ کرتا ہے	یہ کہ

کے طریقے بتائے اور تم پر مہربانی کرے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿٢٦﴾ اور اللہ تو چاہتا ہے

يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا

يَّتُوْبَ	عَلَيْكُمْ	وَ	يُرِيْدُ	الَّذِيْنَ	يَتَّبِعُوْنَ	الشَّهَوٰتِ	اَنْ	تَمِيْلُوْا
پھر آئے	اوپر تمہارے	اور	ارادہ کرتے ہیں	وہ لوگ کہ	پیروی کرتے ہیں	خواہشوں کی	یہ کہ	جھک جائیں

کہ تم پر مہربانی کرے۔ اور جو لوگ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھے رستے سے

مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

مَيْلًا	عَظِيْمًا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَ	خُلِقَ	الْاِنْسَانُ
جھک جانا	بڑا	ارادہ کرتا ہے	اللہ	یہ کہ	ہلکا کرے	تم سے	اور	پیدا کیا گیا ہے	انسان

بھٹک کر دور جا پڑو ﴿٢٧﴾ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا

مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

مَيْلًا	عَظِيْمًا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَ	خُلِقَ	الْاِنْسَانُ
جھک جانا	بڑا	ارادہ کرتا ہے	اللہ	یہ کہ	ہلکا کرے	تم سے	اور	پیدا کیا گیا ہے	انسان

بھٹک کر دور جا پڑو ﴿٢٧﴾ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعاً) کمزور پیدا

ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾

ضَعِيْفًا	
ضعیف	

ہوا ہے ﴿٢٨﴾

سبق کا خلاصہ:

ہمارے آج کے سبق میں بنیادی موضوع خاندانی نظام ہے۔ آج کے سبق میں ہم سب سے پہلے اسلام کی حکمت دیکھیں گے کہ اسلام نے قریبی رشتوں میں نکاح حرام کیوں قرار دیا۔ اور وہ فہرست دیکھیں گے کہ جن خواتین سے نکاح مرد کے لئے حرام ہے۔ دوسرا موضوع یہ کہ جن عورتوں سے نکاح حلال ہے اُس کی شرائط کیا ہیں؟

آج کا سبق بہت اہم ہے کیونکہ دینِ اسلام میں نکاح کی اہمیت ہے۔ ہم سب کے لئے سبق ہے جس طرح نماز کے واجبات، سنن اور نوافل ہیں۔ نماز کے ارکان ہیں۔ اسی طرح نکاح کے لئے بھی کچھ چیزیں واجبات میں ہیں جن کے بغیر نکاح نہیں ہو سکتا اور کچھ پسندیدہ چیزیں ہیں کہ نکاح ہو تو جاتا ہے لیکن پسندیدہ طریقے سے نہیں ہوا۔

نکاح بھی ایک عبادت ہے اور اس عبادت کا طریقہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔

اس عبادت کا طریقہ آج ہم پڑھیں گے اور اس کے بنیادی چار ارکان بھی دیکھیں گے۔

آج کے سبق کا آخری موضوع ہے کہ خواہش پرست لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ہم دیکھیں کہ کچھ معاشروں نے شادی سے پہلے اکٹھے رہنا جائز قرار دے دیا ہے۔ یا پھر یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ منگیتر کے ساتھ بے حد قریبی تعلق ہو جائے تاکہ دیکھا جا سکے وہ بعد میں اچھا شوہر ثابت ہو سکے۔

انشاءاللہ ہم اس کی تفصیل دیکھیں گے۔ آج ہم پانچواں پارہ شروع کر رہے ہیں۔ وَّالْمُحْصَنٰتُ

چوتھے پارے کی پہلی آیت تھی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ ۔۔۔۔۔

اُس میں ہم نے دیکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اُمّت بن کر جینے کا سبق سکھایا۔ اُس اُمّت کا فرد ہونے کی حیثیت سے ہماری کیا ذمّہ داریاں ہیں؟

آج کے سبق کا موضوع گھریلو، خاندانی زندگی ہے۔ سورۃ النساء کا اہم کافی حصّہ پڑھیں گے۔ اور دیکھیں گی کہ خاندانی نظام کی اصلاح کیسے ہو؟ اس پارے میں بہت ربط ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ ان باتوں کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان کر دے۔ آمین

آیت 23 کی تفسیر ہم کر چکے ہیں۔ اُس کا خلاصہ ؛

اللہ تعالیٰ نے انسان کے مختلف رشتے رکھے ہیں۔ اور ان رشتوں کی حدود و قیود بھی رکھیں۔ ہر رشتے کا اَدب اور احترام ہے۔ اس آیت میں ہم نے محرم رشتوں کی تفصیل دیکھی۔ فطری پر کچھ رشتوں کے ساتھ انسان بہت قریب ہوتا ہے۔ جیسے ماں بیٹے کی محبت، خالہ بھانجے کا پیار، پھوپھی اور بھتیجے کی محبت، ان رشتوں کے ساتھ انسان لاڈ کرتا ہے۔ بہن بھائیوں کے بچوں سے بھی قدرتی محبت ہوتی ہے۔ ہم انہیں بچپن سے کھیلتا کودتا دیکھتے ہیں پھر وہ ہمارے سامنے ہی جوان ہو جاتے ہیں۔

جن رشتوں کو انسان اتنے قریب سے جانتا ہو، جن کے سامنے آپ پلے بڑھے ہو، وہ آپ کی ہر بات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ جیسے مزے دار کھانے کو بھی اگر درمیان میں چکھا جائے تو کھانے میں اچھا نہیں لگے گا مثال نہاری۔ کہ ہو سکتا ہے شوربہ اچھا نہ لگے۔ / آٹا کچّا لگے۔

اسی طرح ان رشتوں نے آپ کو بچپن سے دیکھا ہوتا ہے۔ اچھے برے لمحات میں، خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ۔ کمزور لمحوں میں۔

اگر ان رشتوں کے ساتھ ہی شادی ہو جاتی تو کوئی پردہ نہ رہتا نہ وہ عزّت و احترام رہتا۔

دوسری وجہ یہ کہ مرد نے باہر کمانے جانا ہوتا ہے وہ سکون سے باہر جا سکتا ہے کیونکہ ایک دِلی اطمینان ہوتا ہے کہ بیوی یا بیٹی گھر میں محرم رشتوں کے ساتھ محفوظ ہے۔

حرام تو اور بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن اُمّت مسلمہ اُن کی اتنی پرواہ نہیں کرتی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذِکر ہے کہ الحمدللہ مسلمان ابھی بھی محرمات کا احترام کرتے ہیں۔ اور اُمّتِ مسلمہ ان رشتوں کو نکاح کے لئے حرام سمجھتی ہے۔ مسلم کلچر میں محرمات سے نکاح نہیں ہوتا۔

مغربی معاشروں نے اس میں بھی شکوک و شبہات پیدا کر دیئے کہ بھائی بہن کے نکاح میں کیا خرابی ہے؟ کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ بھائی بہن یا دوسرے قریبی رشتوں کے آپس میں شادی حرام ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ سے صرف شہوت ہی سمجھ آتی ہے۔ کچھ خواہش پرست اپنے لئے ہر طرح کے دروازے کھلے رکھنا چاہتے ہیں۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب محرمات کے ساتھ زنا ہو گا۔

با قاعدہ نکاح اور شادی تو نہیں لیکن غیر مسلم معاشروں میں محرمات سے زنا کے اثرات نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ گھروں کا ماحول اگر خراب ہو گا تو اُس کا اَثر معاشرے پر بھی نظر آئے گا۔

عمل کا نقطہ: اپنی بیٹیوں کو گھروں میں بھی مناسب لباس پہنائیں۔ ستر کا خیال رکھیں۔ آزادنہ اور بے حجابانہ طریقے سے گھر کے مردوں کے سامنے نہ پھریں۔ کیونکہ شیطان کہیں بھی حملہ کر سکتا ہے۔

آیت 23 میں سات رشتے حرام تھے۔ پوری آیت میں سات نسب کے رشتے ہیں۔ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی سب حرام ہیں۔خون کے رشتے یعنی نسبی رشتے۔

ہمیں حدیثِ رسولؐ سے پتا چلتا ہے کہ رضاعت سے بھی سات رشتے حرام ہیں۔

جو رشتے سگے والدین کی وجہ سے محرم ہیں وہی رشتے رضاعت کی وجہ سے بھی محرم ہونگے۔اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دوبارہ نہیں دہرایا صرف حکم دے دیا کہ وہ سب رشتے حرام ہیں۔

رضاعت کے رشتے ماں، بیٹی، بہن، خالہ، پھوپھی، بھتیجی اور بھانجی سب حرام ہیں۔

محرم رشتے: نسب سے حرمت۔ خاندان والی حرمت،

رضاعت سے حرمت۔ دودھ پینے سے

اور صحر سے حرمت (سُسرال) اور رشتے داری کی وجہ سی حرمت۔

"رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں-" (صحيح مسلم، " يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ "، حدیث:1444)

صرف یہی بچہ محرم ہو گا۔اس کے بہن بھائی اُس رضاعی ماں یا اُن بہن بھائیوں کے محرم نہیں ہونگے۔

حضرت عائشہؓ کی اپنی اولاد نہیں تھی۔کچھ بچوں کو قریب کرنے کے لئے وہ ایسے بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلوا دیتی تھیں اور اُس کی رضاعی خالہ بن جاتی تھیں۔

جہاں بہت قریبی خاندان والے ہوں تو آپس میں ایک دوسرے کے بچوں کو دودھ پلا دیں۔ تا کہ گھروں میں محرم رشتوں کی حدود قائم رہیں۔ اس سے فائدہ ہو گا کہ سوسائٹی میں عورت تنہا نہیں رہتی۔

اللہ کے نبیؐ کے زمانے سے ہمیں مثال ملتی ہے کہ ایک صحابیؓ کو بعد میں دودھ پلوایا گیا تھا تا کہ پالنے والی اُن کی رضاعی ماں بن جائیں اور حرمت قائم ہو جائے۔ یہ ایک خاص موقع تھا۔ دودھ پلوانے کی مدت کے بارے میں علماء کرامؒ کا کچھ اختلاف ہے لیکن ہمیں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئیے۔

دو سال مدّتِ رضاعت ہمیں قرآن و سُنّت سے ملتی ہے۔

ایک اور تھوڑا اختلافی مسئلہ ہے کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بچی بیٹی ہو گی یا نہیں؟

تینوں امامؒ ابو حنیفہ:، امام مالک: اور احمدؒ اس بات پر متفق ہیں کہ چاہے وہ زنا سے پیدا ہوئی لیکن اس آدمی کے حرمت قائم ہو گئی۔ امام شافعی: کہتے ہیں کہ جب اس بچی کو وراثت سے حصّہ نہیں ملنا تو پھر حرمت بھی قائم نہیں ہوئی۔

اگر کوئی اس طرح کی مجبوری ہو تو قرآن اور علم کا جاننے والے کو صورتِ حال بتا کر مسئلہ پوچھ سکتے ہیں۔

پانچواں پارہ شروع کرتے ہیں۔ یہاں سے آیت پچھلی آیت کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اگر ہم ربط نہیں رکھیں گے تو معنی کچھ کے کچھ ہو سکتے ہیں۔ ہمیں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ وَّ کا تعلق پچھلی آیت کی لسٹ سے ہے۔ یعنی ہر نکاح شدہ عورت دوسرے مرد کے لئے حرام ہے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ وَاُحِلَّ لَـكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسَافِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۲۴﴾

اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمھاری مملوک ہو جاویں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان (عورتوں) کے سوا (اور عورتیں) تمھارے لئے حلال کی گئیں ہیں (یعنی یہ) کہ تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے متنفع ہوئے ہو سو ان کو ان کے مہر دو جو کچھ مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔ (۲۴)

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ۔۔اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں۔۔۔

شادی شدہ عورت کے بارے میں سوچنا، اُس سے تعلقات بڑھانا۔ یہ سب گناہ ہے۔

شادی شدہ عورت کو غلط نیت سے تحفے دینا، اشارے کرنا، یہ سب ناجائز کام ہیں۔

مرد کو ایک وقت میں چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن عورت ایک وقت میں صرف ایک شادی ہی کر سکتی ہے۔ پہلے دور میں غیر شادی شدہ لوگوں کے افیئرز پتا چلتے تھے۔ اُس کو سوسائٹی میں قبول کر لیا گیا کہ پسند کی شادی کر سکتے ہیں۔ پسند کر لیں تو کوئی بات نہیں۔ اکٹھے گھوم پھر بھی لیں۔

حالات کا تقاضا کہہ کر قبول کر لیا۔ ہم نے ایک حد جب کھول دی تو مزید مسائل پیدا ہو گئے۔

آج کے دور میں بڑا مسئلہ شادی کے بعد کے تعلقات ہیں۔ فلاں کی بیوی کا فلاں کی بیوی کے ساتھ چکر ہے اور اُس کی بیوی اُس کے ساتھ سیٹ ہے۔ پہلے صرف اداکاروں اور سیاستدانوں کی ایسی خبریں سنتے تھے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ۔۔ اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں۔۔۔

اسلام کا حکم ہے کہ جب کسی کی لڑکی مانگ لی جائے جسے ہم عام زبان میں منگنی کہتے ہیں تو باقی لوگوں کی نظریں اُس سے ہٹ جانی چاہییں۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے رشتہ دیا ہوُا ہے تب بھی اُس وقت تک خاموشی اختیار کی جائے جب تک ہاں یا ناں میں جواب نہ ہو جائے۔ رشتے پر رشتہ نہ ڈالا جائے۔

جب ایک دفعہ شادی ہو جائے تو پھر بالکل کسی قسم کا تعلّق حرام ہے۔

فلموں اور ناولوں کی کہانیوں سے باہر نکل آئیں۔

ہر شادی شدہ عورت محفوظ ہے۔ اُس کی طرف کسی کی نظر نہیں جانی چاہئیے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ لفظ حصن سے ہے یعنی قلعہ۔ ایک دُعاؤں کی کتاب بھی ہے حصن المسلم یعنی ایک مسلم جب یہ دعائیں پڑھ لیتا ہے تو قلعے میں آجاتا ہے اور محفوظ ہو جاتا ہے۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ عربی میں یہ چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اُن میں ربط بھی ہے۔

شادی۔ آزادی۔ پاکدامنی۔ اسلام۔ یعنی شادی شدہ عورت۔ آزاد عورت۔ پاکدامن، عزّت کی حفاظت کرنے والی۔ مسلمان عورت۔

یعنی ایسی عورت نکاح میں ہونی چاہئیے۔ آزاد، پاکدامن، مسلمان۔

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ : اللہ تعالیٰ نے یہاں پہلا معنی استعمال کیا۔ بعض جنگوں میں کافروں کی عورتیں مسلمانوں کے قبضے میں آجاتی تھیں۔ بعض صحابہ کرامؓ کو وہ لونڈی کی حیثیت سے مل جاتی تھیں۔

اُس دور میں وہ جائز تعلق تھا۔ کچھ لوگ اس بات سے کراہت محسوس کرتے کہ ان عورتوں کے پیچھے شوہر موجود ہیں۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی کہ کچھ صحابہ کرامؓ نے یہ سوال پوچھا تھا کہ یہ لونڈیاں جنگ کی قیدی ہو کر آئیں کیا ان سے تعلق رکھا جاسکتا ہے؟

یہاں وہ جواب مل گیا کہ ہاں جائز ہے۔

اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمھاری مملوک ہو جاویں اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان (عورتوں) کے سوا (اور عورتیں) تمھارے لئے حلال کی گئیں ہیں۔۔۔

ان سے تعلق قائم کرنے سے پہلے ایک مہینہ انتظار کیا جائے گا کہ پتا چل جائے اگر وہ حمل سے ہوں۔

اگر تو حیض ہو جائے تو فارغ ہونے کے بعد حلال ہیں لیکن اگر حمل سے ہیں تو پھر بچے کی پیدائش تک انتظار کیا جائے گا۔

اَب کچھ لوگوں کے ذہن میں لونڈی اور غلام کے بارے میں سوال اُٹھ سکتے ہیں۔

ہم اس بات کو کچھ نکات / پوائنٹس کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

لونڈی اور غلام کا مسئلہ اسلام سے پہلے کا تھا۔ جیسے شراب جوۓ وغیرہ۔ غلام اور لونڈی اُس زمانے میں عام تھے۔ اُن سے جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔

جنگوں میں فتح یاب لوگوں کو جنگی قیدی ملتے تو وہ لونڈی اور غلام بنالئے جاتے تھے۔ بچے اور عورتیں بھی ساتھ ہوتے تو بھی پکڑے جاتے۔ کبھی کام کے لئے ساتھ لاتے اور کبھی دل بہلانے کے لئے تاکہ رقص سرود سے مردوں کو خوش کریں۔ بعض اوقات مردوں کے غیرت دلانے کے لئے عورتوں کو ساتھ لاتے۔ جیتنے والے قبیلے ہتھیار اور مالِ غنیمت کے ساتھ سب لوگ جو بھاگ نہ سکتے اُن سب کو بھی قید کر لیتے تھے۔

یہ سب اسلام سے پہلے ہی ہو رہا تھا۔

اسلام سے پہلے ایسے قیدیوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک ہوتا۔ کوئی حقوق حاصل نہ تھے۔

دوسری قسم کے قیدی وہ تھے کہ جب ان لونڈیوں اور غلاموں کے بچے ہوتے تو وہ بھی غلام ہوتے۔ یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا۔ آپ نے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں خاندانِ غلاماں کا نام بھی سنا ہو گا۔

تیسری قسم کے غلام اور لونڈی وہ تھے جو اغوا ہو کر آتے۔ کسی کے بچے کو پکڑ کر کہیں دور لے گئے اور غلام یا لونڈی بنالیا۔

اللہ کے نبیؐ نے مکّہ کے تیرہ سال تو اپنی ٹیم تیار کی۔ پھر جب مدینہ گئے تو اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تو ایک ایک کرکے اسلام کے معاشرتی احکام نازل ہوئے اور اُن پر عمل شروع ہو گیا۔

ایک مسئلہ لونڈی اور غلام کا بھی تھا۔ کئی غلام بہت مہنگے تھے۔ لوگوں کا مال تھے۔ جیسے اور کئی کاروبار تھے۔ غلام اور لونڈی ایک قسم کی اکانومی تھے۔ اللہ کے نبیؐ ایسی صورتِ حال میں کیا کرتے؟

پہلی آپشن: اگر اللہ کے نبیؐ فرماتے کہ آج سے سارے غلام اور لونڈی آزاد، مدینہ کی ساری اکانومی ڈوب جاتی۔ لوگوں کا نقصان تھا۔ دوسرا راتوں رات نہ تو لوگوں کے دلوں میں غلام اور لونڈی کی وہ عزّت ہوتی اور نہ ہی لونڈی اور غلام کو وہ معاشرتی مقام ملتا۔

اسلام نے ایک خوبصورت حل نکالا کہ تدریجاً اس کو تبدیل کیا۔ اللہ کے نبیؐ نے لونڈی اور غلام کے حقوق دلوائے۔ لونڈی اور غلام کو آزاد کرنے پر بہترین اَجر کی خوشخبری سُنائی۔ حدیث کا خلاصہ: کہ آزادی کے بعد لونڈی اور غلام جو نیکیاں کرے گا اُس کا اجر آزاد کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

صحابہ کرامؓ کو غلام اور لونڈی آزاد کرنے کی رغبت دلائی گئی۔

ابو بکرؓ نے امیہ سے بلالؓ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ بلالؓ کی خوبصورت اذانوں کا اَجر ابو بکرؓ کو بھی ملتا رہا۔

ابو بکرؓ نے بہت غلام آزاد کئیے۔ ان کے والد ابو قحافہ نے ان سے کہا کہ اپنے کام کے لئے بھی کوئی غلام لے آؤ۔ انہوں نے فرمایا ابّا جان میں ان کو اپنی ذات کے لئے آزاد نہیں کرواتا بلکہ اسلام کے لئے آزاد کرواتا ہوں۔

عثمانؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ہر جمعے کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ جس جمعے کوئی غلام آزاد نہ کرتے اگلے جمعے دو غلام آزاد کرتے تھے۔ حدیث کا خلاصہ کہ غلام آزاد کرنے والے کو اپنے لونڈی اور غلام کے ہر عضو کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو آگ سے نجات دینگے۔

پہلا کارنامہ: صحابہ کرامؓ کو غلام اور لونڈی آزاد کرنے کی رغبت دلائی گئی۔

اللہ کے نبیؐ کا دوسرا کارنامہ: آپؐ نے لونڈی اور غلام کے حقوق مقرر کر دیئے اور صحابہ کرامؓ کو اتنا ڈرایا کہ وہ خود کھجور کھاتے لیکن لونڈی اور غلام کو اچھا کھانا دیتے۔

ایک دفعہ ابو ذرؓ نے اپنے غلام کو گالی دی تو آپؐ نے فرمایا کہ ابو ذرؓ تم نے جاہلیت کا کام کیا۔

حدیثؐ کا خلاصہ: جس نے اپنے غلام کو مارا قیامت کے دِن اُس کا حساب لیا جائے گا۔

اللہ کے نبیؐ کا تیسرا کارنامہ: زکٰوۃ کے مصارف میں ایک مد یہ بھی رکھی گئی کہ کہ اس مال سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جاسکتا ہے۔یعنی زکٰوۃ کے مال کو غلاموں کی آزادی پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔

ہم سورۃ توبہ میں یہ تفصیل پڑھیں گے۔

پھر لونڈی اور غلام کے ساتھ نکاح کو عام کر دیا گیا۔ اور پھر صرف دس سال کے اندر (مدنی دور میں) غزوۂ تبوک تک غلامی تقریباً ختم ہو چکی تھی۔ سب غلام کچھ آزاد ہو گئے۔ وہ مسلمانوں کے حُسنِ سلوک کی وجہ سے مسلمان ہو جاتے۔ اور بعض اوقات اسی وجہ سے بھی آزاد کر دیئے جاتے۔

پھر یہ غلامی ختم ہو گئی۔ یہ اسلام کا انسانیت پر احسان ہے۔

آپ دنیا کی تاریخ پڑھ کر دیکھ لیں۔ لونڈی اور غلام کے خرچ کا مالک ذمّہ دار ہوتا تھا۔